سوال وجواب

کیا برامکہ کشمیری نژاد تھے؟

کراچی سے مشیر احمد صاحب نے لکھا ہے کہ "اپریل کے "ثقافت" میں جناب شبیر احمد صاحب غوری نے اپنے مقالہ میں یہ خیال ظاہر فرمایا ہے کہ برامکہ کشمیری نژاد تھے اور ان کے مورث اعلیٰ بلخ کے ایک بدھی مٹھ کے متولی تھے۔ لیکن عام تاریخوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ ایرانی نژاد اور مجوسی تھے۔ کیا آپ ازراہِ کرم "ثقافت" کی کسی قریبی اشاعت میں ضروری حوالے دے کر اس دعوے کی مزید تشریح فرمائیں گے؟"

برامکہ کی اصل کے بارے میں مورخوں نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ کافی دلچسپ ہیں اور ان کے بدھی و کشمیری نژاد ہونے کے متعلق ایک استفسار کے جواب میں جناب غوری صاحب نے جو خط لکھا ہے اس کے اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

"برامکہ کی اصل کے باب میں جو میری رائے تھی وہی میں نے لکھ دی تھی اور رائے کا تجزیہ بہت مشکل ہے۔ کبھی کبھی مؤرخین کی تصریحات کے خلاف بھی رائے قائم کرنا پڑتی ہے۔ کیومرث سے لے کر دارا کے پیشرووں تک پیشدادی اور کیانی تاجداروں کے عہدِ حکومت کی تفاصیل عربی و فارسی تواریخ میں مذکور ہیں لیکن ان کی حقیقت اساطیر الاولین سے زیادہ نہیں۔ رستم کے کارنامے مشرق میں تاریخی ادب کا سرمایہ ہیں مگر خود رستم کی حقیقت

منش کردہ ام رستمے داستاں ورگرنہ یلے بود در سیستاں

سے زیادہ نہیں۔ بلکہ میرے خیال میں تو اُس رستم کے علاوہ اور کچھ نہیں جس نے ہر معرکہ میں عربوں سے شکست کھائی سمرقند "مدینۃ الشمس" کا مترادف ہے مگر ہمارے مؤرخین نے اور اُن کے اتباع میں اہل لغت نے اُسے "شمر کندہ" بنا کر سغد اور ماوراء النہر کو تبع شمر بن افریقش بن ابرھہ کی تگ و تاز سے تاراج کرا دیا۔ خود برامکہ کی اصل کے باب میں مکرمی مولانا طبیح آبادی نے ان مؤرخین اور اہل لغت کی گلفشانیوں کی طرف اشارہ کیا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ جب برامکہ کا مورث اعلیٰ جعفر بن جاماسپ ولید کے دربار میں پہنچا تو زہر پاس رکھے ہوئے تھا جس کے لئے اُس نے آخر میں بتایا:

"شیلے قدرے زہر در زیر نگین انگشتہ دارم بجہت آنکہ در ہنگام شدت الم برکم و از مذلت برہم لہذا او "ببرمک" او اولادِ او "برمکی" ملقب و مشہور شدند۔"

بہرحال عربی و فارسی تواریخ میں عموماً برامکہ کی اصل کے باب میں کوئی تحقیقی قول نہیں دیا گیا۔ قسامِ ازل نے

یہ شرف ہمارے زمانہ ہی کے لئے مقدر کر رکھا تھا چنانچہ ہماری زبان میں اس مبحث پر دو گرانقدر تصانیف شائع ہوئی ہیں۔ دونوں کی تحقیقات بہت اونچے درجے کی ہیں اگرچہ باہم متعارض ہیں۔ یہ تعارض "اذا تعارضا تساقطا" کا موجب ہے۔ نہ تو بیک وقت ان دونوں رائوں پر عمل ہی کیا جاسکتا ہے اور نہ ہم طالب علموں میں ان پر محاکمہ کرنے ہی کی صلاحیت ہے۔ اندریں حالات ہمارے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہتا کہ دونوں رائوں کا احترام کرنے کے ساتھ اپنی پسند کے مطابق کوئی رائے اختیار کرلیں۔

کہا جاتا ہے کہ برمک کی اصل برمغ ہے اس رائے کی اساس مسعودی کا وہ قول ہے جو اس نے مروج الذہب (برحاشیہ کامل الاثیر جلد خامس صفحہ ۶) میں بیان کیا ہے۔ اس عبارت میں (جو آگے آرہی ہے) مسعودی نے برمک کی اصل "برموک" بتائی ہے۔ اسی "برموک" کو برمغ قرار دیا گیا ہے۔ پھر "مغ" کی مناسبت سے نیز مسعودی نے اس باب کا جو عنوان باندھا ہے اس کی بنا پر "نوبہار" کو آتشکدہ بتایا گیا ہے۔ میں اس رائے سے ہنوز خود کو متفق نہیں بنا سکا اور "نوبہار" کو بتکدہ ہی سمجھتا ہوں لہذا اس کا متولی آتش پرست (مغ) نہیں ہوسکتا پس برامکہ کا مجوسی ہونا محل نظر ہوا۔ نیز برمک "برمغ" (برِ تامغ، پیرِ مغاں) بھی نہیں ہوسکتا۔ پس مسعودی کا "برموک" جب تک اس کی اور کوئی تاویل نہ کی جائے "پرمکھ" یا اس کا قریب المآخذ لفظ ہوگا جو یقیناً ہندوستانی الاصل ہوگا۔ اس لئے اس خاندان کا ایرانی نژاد ہونا بھی محل نظر ہوا۔

رہا میرا خیال کہ:

"برامکہ کے مورث اعلیٰ کئی پشتوں تک بلخ کے مشہور بدھ مٹھ نوبہار کے متولی رہے"

اس کی اصل مسعودی کی حسب ذیل عبارت ہے:

"وکان الموکل بسدانتہ یدعی البرموک وھو سمۃ عامۃ لکل سیدنہ ومن اجل ذلک سمیت البرامکۃ لان خالد بن برمک کان من ولد من کان علی ھذا البیت"

پھر مسعودی اور دیگر جغرافیہ نویسوں نے نوبہار کی جو تفصیلات لکھی ہیں وہ آتش کدہ پر نہیں بلکہ "بدھ مٹھ" پر صادق آنے والی ہیں مسعودی نے نوبہار کا ذکر بھی بتخانوں کے ضمن میں کیا ہے۔ آتش کدوں کا ذکر اس نے اسی جلد کے صفحہ ۲۳ پر "ذکر الاخبار عن بیوت النیران وغیرھا" کے ذیلی عنوان سے کیا ہے۔ لہذا نوبہار کا آتش کدہ ہونے کے مقابلے میں "نوبہار" (بدھ مٹھ) ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔

نیز اگر برمک کی اصل "پرمکھ" ہے اور وہ ہندوستانی المآخذ ہے تو پھر مجھے

وللناس مذاھب یعشقون بہ

کے ماتحت یہ رائے قائم کرنے کا بھی حق دیجئے کہ برمکی خاندان کشمیری نژاد تھا جو کئی پشتوں تک نوبہار کی تولیت کے فرائض انجام دیتا رہا۔"